ગુજરાત શૈક્ષણિક સંશોધન અને તાલીમ પરિષદ, ગાંધીનગર પત્રક્રમાંક
જી.સી.ઈ.આર.ટી./અભ્યાસક્રમ/2012 / 8275 / તા. 6-4-2013 થી મંજૂર

مدرّس-ایڈیشن اساتذہ اور
سرپرستوں کے لیے الگ
سے تیار کی گئی ہے۔ اُس کا
استعمال کیجیے۔

اُردو

جماعت 6

(سمیسٹر-1)

ઉર્દૂ ભાષા ધોરણ 6 (પ્રથમ સત્ર)

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

રાજ્ય સરકારની વિનામૂલ્યે યોજના હેઠળનું પુસ્તક

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مشیر مضمون

جناب ایم.جی. بمبئی والا

تصنیف-تالیف

جناب آر.اے. شیخ

جناب جی.آئی. شیخ

جناب خواجہ معین الدین شیخ

جناب زیڈ.جی. شیخ

جناب غلام رازق شیخ

جناب محمد صابر انصاری

تبصرہ

جناب محمد عارف شیخ

جناب محمد طیّب شیخ

محترمہ پروین بانو این.

جناب شیخ خورشید اختر

جناب انصاری اکرم حسین

محترمہ پٹھان یاسمین بانو ایم.

تصاویر

شری ایوّب دیوان

ترتیب

شری ہرین پی. شاہ (منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)

اشاعت وطباعت ترتیب

شری ہریش ایس لمباچیا (منڈل کے نائب ڈائریکٹر - پروڈکشن)

پیش لفظ

جی.سی.ای.آر.ٹی. کے اِسٹیٹ رِسورس گروپ (SRG) کے ذریعے NCF-2005 نیز RTE-2009 کے اساسی دستاویزات کو مدّنظر رکھ کر سن 2011ء میں اپر پرائمری درجات یعنی جماعت 6 تا 8 کے زباندانی کے نئے نصاب کی تیاری میں کچھ مخصوص نِکات متعین کیے گئے تھے۔ انہیں نِکات کے مطابق تیار کردہ **جماعت 6 اُردو زباندانی** کی یہ درسی کتاب طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل بے حد خوشی محسوس کرتا ہے۔

قومی سطح پر اَپر پرائمری تعلیم کے نصاب میں ہونے والی تبدیلیوں کو مدّنظر رکھ کر ریاست گجرات میں تعلیمی نصاب (Curriculum)، تعلیمی مواد (Syllabus)، درسی کتاب (Text Book) نیز مکمّل تعلیمی عمل کے حوالے سے از سرِ نو غور وفکر کرنے کی ضرورت رونما ہوئی ہے۔ اِس درسی کتاب کے ذریعے بچّے کی تخلیقی صلاحیت، متخیّلہ قوّت، منطق اور حاصل شدہ علم کے استعمال کی صلاحیت کو فروغ ملے، نیز اجتماعی سرگرمیاں کرکے طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو جِلا ملے، یہ کوشش بھی کی گئی ہے۔ تاہم نئے تعلیمی نصاب کے مطابق تیار کردہ یہ درسی کتاب بذاتِ خود وسیلہ ہے، ہدف نہیں۔ یعنی ذریعہ ہے، مقصود نہیں۔

درسی کتاب کے ساتھ-ساتھ اب ماخذِ علم کے طور پر نئے جدید ترین وسائل بھی دستیاب ہیں۔ یوں تعلیم وتدریس کی تمام سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہیں امور کو مدّنظر رکھ کر ایسی درسی کتاب تیار کی گئی ہے کہ جس سے درس وتدریس کا عمل مزید دلچسپ اور آسان بنے اور اِس عمل سے طلبہ کو ذمہ دار شہری بننے کی ترغیب حاصل ہو، حبّ الوطنی کا جذبہ پیدا ہو نیز بچوں کی متوازن سیرت وکردار کی نشو ونما ہو۔

اِس کتاب کو معیاری بنانے کی غرض سے اِس کی اشاعت سے پہلے اِس کے مسودے کے سبھی پہلوؤں پر اِس سطح پر تعلیمی عمل کرنے والے اساتذہ حضرات اور ماہرین تعلیم کے مشوروں کے پیشِ نظر مسودے میں ضروری ترمیم واضافہ کرنے کے بعد ہی زیرِ نظر کتاب تیار کی گئی ہے۔

کتاب معیاری، دلچسپ اور بےنُقص رہے، اِس بات کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم اِس کی افادیت میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے منڈل کے لیے قابلِ قبول ہوں گے۔

پی۔ بھارتی (IAS)

ڈائریکٹر

تاریخ : 21-11-2019

پاٹھیہ پُستک منڈل

گاندھی نگر

پہلی طباعت - 2015 ، طباعتِ نو - 2016، 2017، 2018، 2019، 2020

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل - 'وِدیاین'، سیکٹر A-10، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔

طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ:

(الف) آئین پر کاربند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلا نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

---

* بھارت کا آئین: دفعہ 51-الف

فہرست

نمبر	سبق	صِنف	مصنف	صفحہ نمبر
.1	تصویری کہانی - ریلوے اسٹیشن		-	1
.2	حمد	نظم (حمد)	اسماعیلؔ میرٹھی	3
.3	بوستان کی حکایات	سبق آموز کہانیاں	شیخ سعدیؒ (مترجم: علامہ شبلی)	7
.4	ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر	شخصیت	-	12
.5	برسات کی بہاریں	فطری نظم	نظیرؔ اکبرآبادی	17
	اعادہ - 1			21
.6	خاموش خدمت	زمانۂ قدیم کی کہانی	ماخوذ	23
.7	بھارت سے سب پیار کریں	رزمیہ نظم	عادلؔ اسیر دہلوی	27
.8	اِحسان فراموش	جذباتی کہانی	ڈاکٹر خوشحال زیدی	31
.9	عِلم کے متوالے	مضمون	ماخوذ	38
	اِعادہ - 2			43

1 ریلوے اسٹیشن

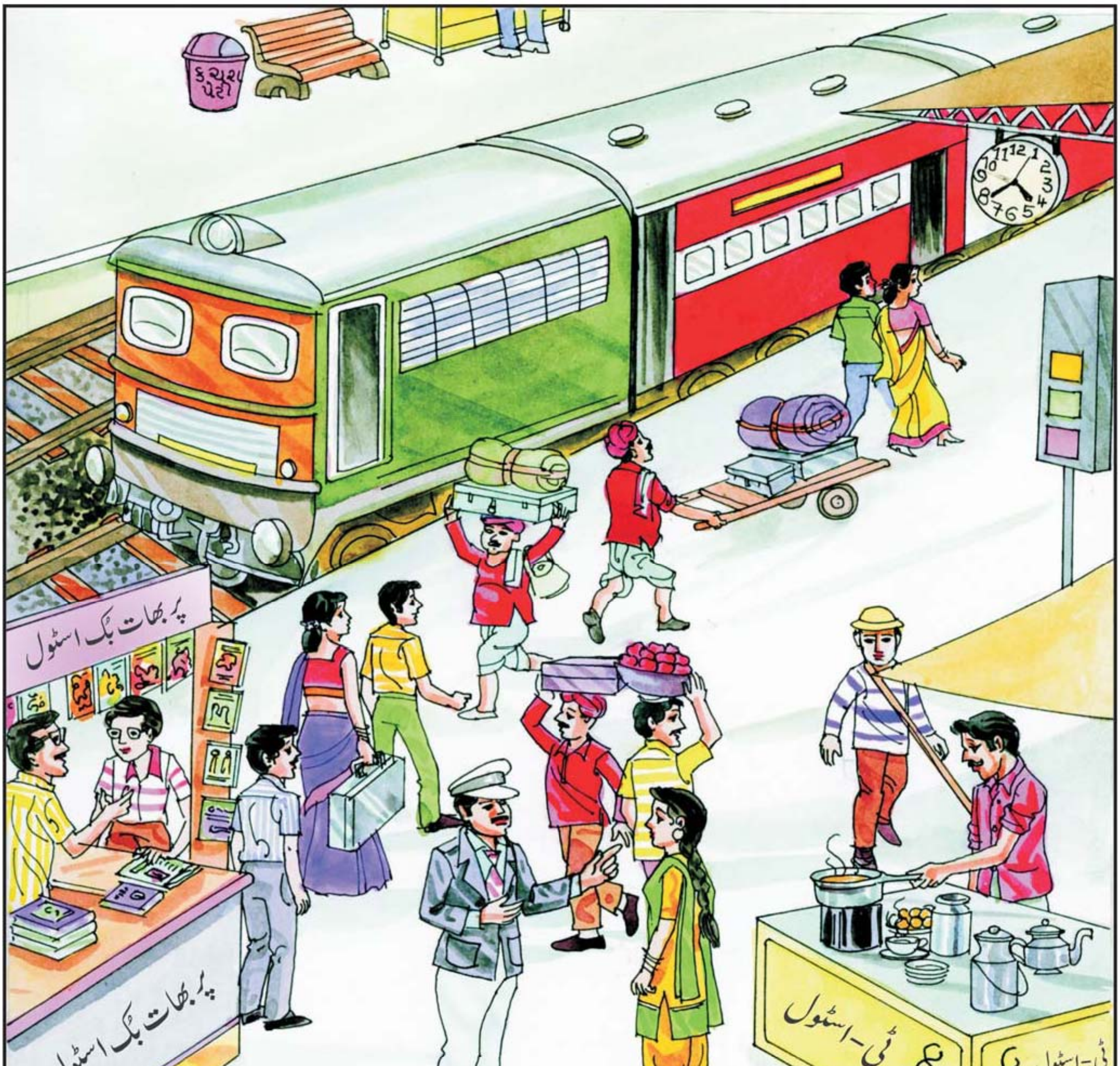

اوپر دی ہوئی تصویر کو غور سے دیکھیے اور مشقیہ سوالات کے متعلق سوچیے۔

مشق

1. ریلوے اسٹیشن کی تصویر دیکھ کر نیچے دیے ہوئے سوالات کے جواب دیجیے:

(1) تصویر میں کون کون سے لوگ نظر آ رہے ہیں؟

(2) کون کون سے اِسٹال نظر آ رہے ہیں؟
(3) گھڑی میں کتنے بجے ہیں؟
(4) کون کون سے ٹھیلے والے نظر آ رہے ہیں؟

خود آموزی

1. آپ ریلوے اسٹیشن ضرور گئے ہوں گے۔ آپ کے تجربے کی بنا پر نیچے دیے ہوئے سوالات کے جواب لکھیے :
(1) آپ نے ریلوے اسٹیشن پر کون کون سے اِسٹال دیکھے ہیں؟
(2) آپ نے وہاں کون کون سی ہدایات لکھی ہوئی دیکھی ہیں؟
(3) کون کون سے شعبے اور کاؤنٹر دیکھے ہیں؟
(4) لاؤڈ اِسپیکر کے ذریعے کون کون سی ہدایات دی جاتی ہیں؟
(5) کون کون سے ٹھیلے والے نظر آتے ہیں؟
(6) عوامی ملکیت کی صفائی برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

2. نیچے دیے ہوئے مقامات پر جو ہدایات آپ نے پڑھی ہوں، اُنھیں لکھیے :
(1) اِسکول (2) دواخانہ (3) باغیچہ
(4) گرام پنچایت (5) بس اِسٹاپ

3. مثال کے مطابق لکھیے :
(1) ریلوے - ریلوے اِسٹیشن (2) بس - ....
(3) ہوائی جہاز - .... (4) رکشا - ....
(5) آبی جہاز (اسٹیمر) - .... (6) ہیلی کوپٹر - ....

4. صفائی، نشے کی روک تھام اور اچھے اخلاق سے متعلق اقوال تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

سرگرمی

- مختلف عوامی مقامات کا مشاہدہ کیجیے؛ اپنے تاثرات اپنی بیاض میں لکھیے۔
- کسی ایک تصویری کہانی کا مشاہدہ کر کے اس کا بیان اپنی جماعت میں یا اجتماعی زندگی کے پروگرام میں پیش کیجیے۔
- ہدایات پر منحصر مختلف اقوال جمع کر کے البم بنائیے۔
- ریلوے اور بس کا ٹائم ٹیبل حاصل کر کے اُسے استاد کی مدد سے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

2

حمد

محمد اسماعیل میرٹھی

پیدائش: 1844؛ وفات : 1917ء

مولوی محمد اسماعیل میرٹھی 1844ء میں میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ 1917ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ عرصۂ دراز تک اِسکوُل میں مدرس رہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بچوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف تھے۔ اُنھوں نے بچوں کی بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ ان کی شاعری میں سلاست اور سادگی پائی جاتی ہے۔ اُنھوں نے اِس ''حمد'' میں خدا کی تعریف بہ حسن وخوبی بیان کی ہے۔

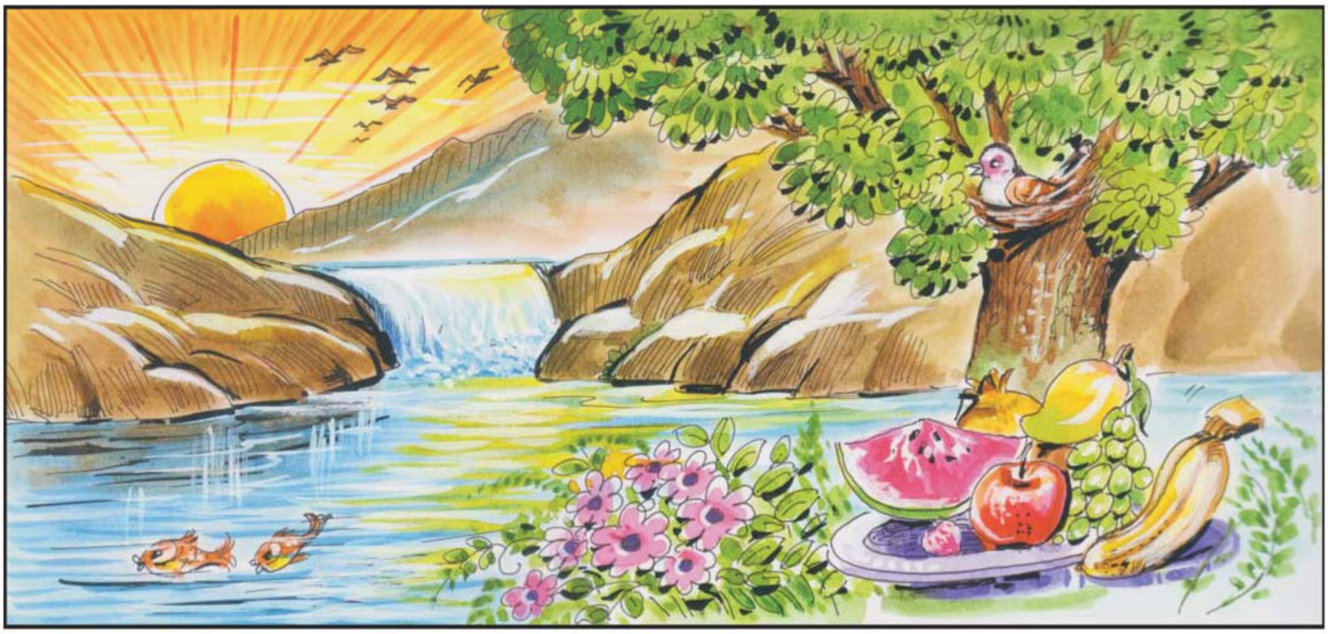

تعریف اس خدا کی، جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی، کیا آسماں بنایا

پیروں تلے بچھایا، کیا خوب فرشِ خاکی
اور سر پہ لاجوردی، اک سائباں بنایا

مٹّی سے بیل بوٹے، کیا خوش نما اُگائے
پہنا کے سبز خلعت، اُن کو جواں بنایا

خوش رنگ اور خوشبؤ، گُل پھؤل اُگائے
اس خاک کے کھنڈر کو، کیا گلستاں بنایا

میوے بنائے کیا کیا، خوش ذائقہ، رسیلے
چکھنے سے جن کے ہم کو، شیریں دہاں بنایا

سُورج بنا کے تونے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا

آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تونے
مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانہ تونے کب رائگاں بنایا

الفاظ ومعانی

فرشِ خاکی زمین **لاجوردی** – گہرے نیلے رنگ کا **سائبان** – چھت **خوش ذائقہ** – لذیذ **میوے** – پھل **خوشبؤ** – مہک **خلعت** – عمدہ لباس **شیریں** – میٹھا **رائگاں** – فضؤل، بے مقصد **تسبیح خواں** – اللہ کی پاکی بیان کرنے والا **خوش رنگ** – رنگین **خوشنما** – خوبصورت

مشق

.1 جواب لکھیے:

(1) اِس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا ذکر کیا ہے؟

(2) اللہ نے سبز خِلعت پہنا کر کس کو جواں بنایا؟

(3) اللہ کی کاریگری کہاں کہاں نظر آتی ہے؟

خود آموزی

.1 جواب دیجیے :

(1) لاجوردی سائبان سے کیا مراد ہے؟ سمجھائیے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے خاک کے کھنڈر کو گلستاں کیسے بنایا؟

(3) سورج سے ہمیں کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں؟

(4) پیاری چڑیاں چہک کر اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں، اِس خیال کو ظاہر کرنے والا شعر ''حمد'' میں سے تلاش کر کے لکھیے۔

.2 رائیگاں، جاوِداں، آسماں، گلستاں، ایک جیسی آواز والے الفاظ ہیں، انھیں ''ہم آواز'' الفاظ یا ''ہم قافیہ'' الفاظ کہتے ہیں۔ دیے گئے الفاظ کے ''ہم آواز'' الفاظ تلاش کر کے نیچے دیے ہوئے خانوں میں لکھیے :

جہاں	اُگائے	بنایا	قدرت

.3 حمد میں خوشنما، خوش ذائقہ، خوش رنگ، خوشبو جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں؛ آپ اِس طرح کے دیگر الفاظ تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

.4 ذیل کے الفاظ کے متضاد الفاظ تلاش کر کے خانوں میں لکھیے :

اس	ر	د	حا	پر	ز	بے
ن	ما	ذا	کر	س	و	میں
لی	م	ری	خا	نے	صد	سے
س	و	ا	ل	ر	ی	دا
ا	ڑھا	زی	تو	ہیں	ھا	می
بؤ	بر	پر	ع	ما	سر	ہو
ہر	تو	بر	ض	ش	بد	ن
پر	رے	گستاں	ما	بی	سی	نُما

(1) تعریف x ....

(2) آسماں x ....

(3) فرش x ....

(4) گُل x ....

(5) جواب x ....

(6) گلستاں x ....

5. اشعار مکمل کیجیے:

(1) پیروں تلے ....

....اک سائباں بنایا

(2) میوے بنائے ....

....شیریں دہاں بنایا

(3) آبِ رواں ....

....آبِ رواں بنایا

6. اللہ تعالیٰ کی تعریف میں اپنے مدرس کی مدد سے آٹھ دس جملے لکھیے۔

سرگرمی

- حمد کو زبانی یاد کر کے ترنّم اور حرکات وسکنات کے ساتھ پڑھیے۔
- دو چار دوسری حمد تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔
- اپنی بیاض میں ''قدرتی منظر'' کی تصویر بنا کر رنگ بھریے۔

3

بوستان کی حکایات

شیخ سعدیؒ

پیدائش : 606ھ ؛ وفات : 691ھ

شیخ سعدی فارسی کے بہت بڑے شاعر اور اخلاقیات کے عظیم معلم تھے۔ عام روایت کے مطابق سعدی 606ھ میں ایران کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور یہیں 691ھ میں وفات پائی۔

نثر میں ''گُلستان'' اور نظم میں ''بوستان'' اُن کی مشہور تصانیف ہیں۔ یہ حکایات ''بوستان'' سے ماخوذ ہیں۔ اِن حکایات کا ترجمہ علقمہ شبلی نے کیا ہے۔

اِن حکایات میں بتایا گیا ہے کہ دولت ہمیشہ کسی ایک کے پاس نہیں رہتی، جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتا دولت اُس سے منہ پھیر لیتی ہے اور مخلوق کی خدمت کا نام ہی عبادت ہے۔

حکایت نمبر 1

خدا کی قدرت

ایک غریب کئی دن سے بھوکا تھا اور پیاس سے وہ بہت کمزور ہوگیا تھا۔ مجبور ہوکر یہ ایک امیر آدمی کے پاس گیا اور اپنی حالت بیان کر کے مدد کی درخواست کی۔ وہ بڑا بدمزاج تھا۔ اس غریب کی مدد کرنے کے بجائے اس سے نہایت بدمزاجی سے پیش آیا۔ غریب بے چارہ پریشان تو تھا ہی اس کے اس برتاؤ سے اس کا دل ٹوٹ گیا اور کہا کہ خدا نے تجھے دولت دی ہے اس کے باوجود کسی غریب کی درخواست کو رد کرتے ہوئے تجھے ڈر نہیں معلوم ہوتا۔ یہ سنتے ہی امیر نے اپنے نوکروں کو اسے زبردستی گھر سے نکال دینے کا حکم دیا۔

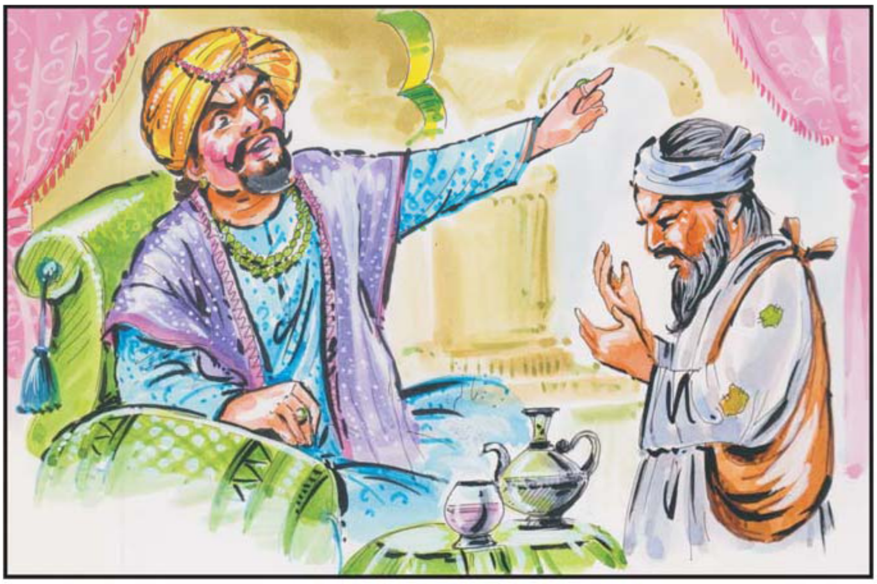

اتفاق سے کچھ دنوں کے بعد اقبال نے اس امیر آدمی سے منہ پھیرلیا۔ دیکھتے

ہی دیکھتے اس کی ساری دولت جاتی رہی اور وہ کوڑیوں کا محتاج ہوگیا۔ بھوک اور فاقے سے اس کی صورت بدل گئی۔ اس کے نوکروں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس کے نوکروں میں سے ایک نے ایک سخی آدمی کے یہاں ملازمت کرلی، یہ آدمی بڑا نیک دل تھا اور ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرکے خوش ہوتا تھا۔ ایک رات یہ سخی آدمی اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ ایک فقیر اس کے دروازے پر آیا اور کھانے کی درخواست کی۔ سخی نے اپنے اسی غلام کو کہا کہ اس بے چارے فقیر کے کھانے پینے کا انتظام کرو کیوں کہ یہ تھکا ہوا اور بھوکا معلوم ہوتا ہے۔ جب نوکر کھانا لے کر اس کے پاس آیا تو اسے پہچان کر چیخ پڑا۔ جب اس کے مالک نے اس کی چیخ سنی تو اس کا سبب پوچھا۔ نوکر نے کہا:

''اس فقیر کو دیکھ کر میرا دل بے قرار ہوگیا کیوں کہ پہلے میں اسی کا غلام تھا اور یہ میرا مالک۔ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہ تھی، آج اسکی یہ حالت دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا۔''

مالک یہ سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا:

''دولت ہمیشہ کسی کے پاس نہیں رہتی۔ جو دولت کا شکر ادا نہیں کرتا دولت اس سے منہ پھیر لیتی ہے۔ میں نے بھی اس فقیر کو پہچان لیا ہے۔ ایک بار میں اپنی غربت کے زمانے میں اس کے در پر گیا تھا اور اس نے مجھے اپنے دروازے سے نکال دیا تھا۔ آج خدا نے مجھ پر مہربانی کی ہے اور یہ میرے دروازے پر آیا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔''

حکایت نمبر 2

خدمتِ خلق

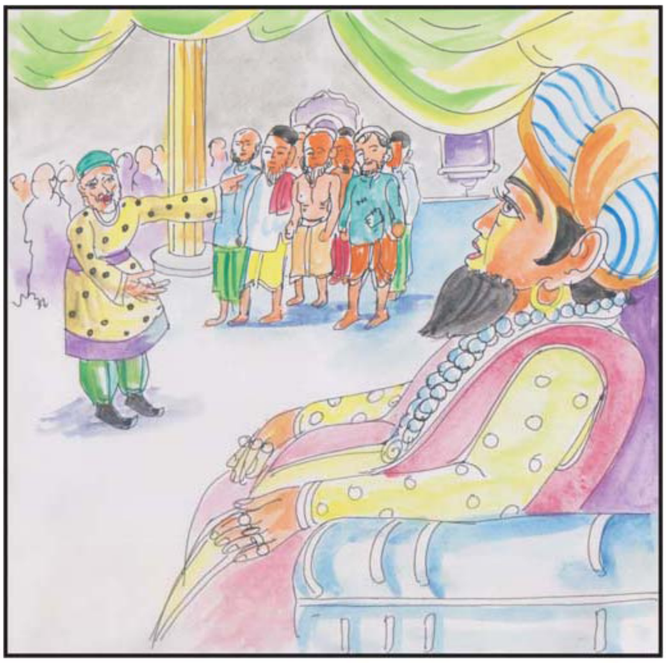

تکلّم شیراز کا مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ جب وہ تخت پر بیٹھا تو اس نے کوشش کی کہ اُس کے کسی کام سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ ایک بار اُس نے ایک بزرگ سے کہا کہ ''جب یہ دنیا فانی ہے اور میں اپنے ساتھ یہاں سے کچھ نہیں لے جاسکتا تو میرے لیے مناسب ہے کہ میں تخت وتاج چھوڑ کر کسی گوشے میں بیٹھ جاؤں اور خدا کی عبادت کرتا رہوں تاکہ میری زندگی سنور جائے اور چند روز کی زندگی بے کار نہ جائے''۔

بزرگ نے یہ بات سن کر ناخوشی کا اظہار کیا اور کہا:

''مخلوق کی خدمت کا نام ہی عبادت ہے۔ کسی گوشے میں

جانماز پر بیٹھ کر خُدا کو یاد کرنا ہی عبادت نہیں ہے۔ آپ اپنے تخت پر بیٹھ کر بھی خُدا کے نیک بندوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر دل صاف ہو، اخلاق اچھے ہوں اور لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ ہو تو آدمی بادشاہی میں بھی فقیری کر سکتا ہے اور خدا کی نزدیکی حاصل کر سکتا ہے۔ یہی سب سے بڑی عبادت اور یہی سب سے بڑی نیکی ہے۔ دعوے سے کچھ نہیں ہوتا عمل سب سے بڑی چیز ہے۔''

الفاظ ومعانی

درخواست - گزارش **بدمزاج** - چڑچڑا **اقبال** - خوشحالی **فاقہ** - بھوک اور تنگی **جانماز** - مصلّٰی **سبب** - وجہ **غربت** - مفلسی

در - دروازہ **فانی** - فنا ہونے والا، مٹنے والا **گوشہ** - کونہ **مخلوق** - لوگ **اخلاق** - عادتیں **بے قرار** - بے چین

محاورے

دِل ٹوٹ جانا - مایوس ہوجانا۔ **منہ پھیر لینا** - بے توجّہی کرنا۔ **کوڑیوں کا مُحتاج ہونا** - تنگ دست ہونا، غریب ہونا۔

مشق

1. جواب دیجیے:

(1) ایک غریب آدمی امیر آدمی کے پاس کیوں گیا؟

(2) امیر آدمی غریب کے ساتھ کس طرح پیش آیا؟

(3) امیر آدمی کے برتاؤ پر اُس غریب نے کیا کہا؟

(4) نوکروں نے امیر آدمی کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا؟

(5) خدا کا انصاف کیا ہے؟

(6) بادشاہ نے بزرگ سے کیا کہا؟

(7) سب سے بڑی عبادت اور نیکی کیا ہے؟

خود آموزی

1. جواب لکھیے:

(1) غریب آدمی کا دل کیوں ٹوٹ گیا؟

(2) امیر نے اپنے نوکروں کو کیا حُکم دیا؟

(3) سخی آدمی کیسا تھا ؟

(4) سخی نے اپنے غلام سے کیا کہا ؟

(5) نوکر فقیر کو دیکھ کر کیوں چیخ پڑا ؟

(6) کن لوگوں سے دولت منہ پھیر لیتی ہے ؟

(7) بادشاہ نے تخت پر بیٹھنے کے بعد کیا کوشش کی ؟

(8) بزرگ نے بادشاہ کی بات سُن کر کیا کہا ؟

(9) دونوں حکایتوں میں سے کسی ایک حکایت کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

3. ضدیں لکھیے :

مثال : غریب x امیر

(1) کمزور x ....

(2) فقیر x ....

(3) بدمزاج x ....

(4) غلام x ....

(5) سخی x ....

(6) نیک x ....

(7) فانی x ....

4. دیے گئے جملوں کو خانوں میں صحیح مقام پر لکھیے :

(1) غریب کی مدد کرنا۔
(2) بدمزاجی سے پیش آنا۔
(3) غرور و تکبّر کرنا۔
(4) بھوکے کو کھانا کھلانا۔
(5) راستے سے پتھر ہٹانا۔
(6) کمزور پر ظلم کرنا۔
(7) جھوٹ بولنا۔
(8) اپنے ساتھی کی مدد کرنا۔

اچّھے اخلاق	بُرے اخلاق
(1)	(1)
(2)	(2)
(3)	(3)
(4)	(4)

سرگرمی

- انسان اچھے اخلاق کے ذریعہ دشمن کو بھی دوست بنا سکتا ہے۔ بُرے اخلاق ہمیں بربادی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اپنی جماعت میں اچھے اخلاق سے متعلق کہانیاں تلاش کر کے پڑھیے۔
- اپنے اِسکول یا محلّے کے کسی غریب بچے کی مدد کیجیے۔
- شیخ سعدیؒ کی مزید حکایتیں مدرّس کے تعاون سے حاصل کیجیے، نیز اجتماعی زندگی کے پروگرام میں پیش کیجیے۔

4 ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

مؤلفین

اس سبق میں ڈاکٹر امبیڈکر کی زندگی کے حالات مختصر طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ انھیں پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ غریبی اور نامناسب حالات کے باوجود انھوں نے تعلیم حاصل کی اور ترقی کر کے ہندوستان کے رہنما بنے۔ انھوں نے دکھی اور پچھڑے ہوئے لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کیا کیا کام کیے، اس کے اشارے بھی مل جاتے ہیں۔

دنیا میں آج بھی چند ایسے ملک ہیں جہاں انسانوں کے ساتھ ذات، رنگ اور نسل کی بنیاد پر بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔ کہیں کالے گورے کی تفریق ہے تو کہیں اعلیٰ اور ادنیٰ کی۔ پُرانے زمانے میں ہمارے ملک میں اعلیٰ اور ادنیٰ کی بہت زیادہ تفریق تھی۔ چھوٗت چھات کی اس لعنت نے ملک کو کافی نقصان پہنچایا۔ اس کی وجہ سے ملک کا ایک بڑا طبقہ غربت اور جہالت کا شکار رہا اور ملک تیزی سے

ترقی نہ کرسکا۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر بھارت کے وہ عظیم رہنما ہیں جنھوں نے اس لعنت کو ختم کرنے کے لیے آخر دم تک جدوجہد کی۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر 1891ء میں اندور کے ایک گاؤں مَہو میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام بھیم راؤ سکپاڑ تھا۔ ان کے والد رام جی سکپاڑ فوج میں صوبیدار تھے۔فوجی ملازمت ترک کرنے کے بعد وہ سَتارا میں آباد ہوگئے۔ یہیں بھیم راؤ نے اپنی ابتدائی تعلیم مکمّل کی۔

اس زمانے میں کچھ لوگ اپنی ذات کو اعلیٰ سمجھتے تھے۔ جب بھیم راؤ نے گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخلہ لیا تو انہیں دوسرے لڑکوں سے الگ تھلگ بٹھایا جانے لگا۔کوئی ان سے بات نہ کرتا اور نہ انہیں اپنا دوست بناتا۔ آخر انھوں نے کتابوں کو اپنا ساتھی بنایا۔ ان کی یہ دوستی آخر دم تک قائم رہی۔

بھیم راؤ اپنے بزرگوں اور اُستادوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ گورنمنٹ ہائی اسکول ستارا میں امبیڈکر نامی ایک استاد تھے۔ وہ ذات پات کی تفریق کو نہیں مانتے تھے۔ تمام لڑکوں سے محبّت سے پیش آتے اور سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے۔ وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے، اور ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔بھیم راؤ کو بھی اپنے استاد سے بے حد محبت تھی۔ اُستاد اور شاگرد کے درمیان محبت کا رشتہ آگے چل کر ایسا مضبوط ہوا کہ وہ بھیم راؤ سکپاڑ سے بھیم راؤ امبیڈکر بن گئے۔تعلیم حاصل کرنے کے لیے انھیں کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، مگر ان کے دل میں علم کا شوق اور محنت کرنے کا جذبہ تھا۔ اس لیے وہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان جانے کا موقعہ مل گیا۔

انگلستان سے لوٹنے کے بعد ڈاکٹر امبیڈکر نے ملک سے چھوُت چھات اور ذات پات کی تفریق مٹانے کے لیے کوشش شروع کردی۔ انھوں نے ہریجنوں پر ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ گاؤں گاؤں اور شہر شہر دورہ کر کے ہریجنوں کو بیدار کیا۔ ان کے دلوں سے خوف دور کرکے ان میں خوداعتمادی پیدا کی۔ اس طرح ڈاکٹر امبیڈکر کی کوششوں سے ہریجنوں میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

ڈاکٹر امبیڈکر کہا کرتے تھے کہ سماج میں باعزّت زندگی گزارنے کے لیے تعلیم بے حد ضروری ہے۔تعلیم کئی برائیوں کو ختم کردیتی ہے اور انسان کو آگے بڑھنے اور ترقّی کرنے میں مدد دیتی ہے۔ انھوں نے کئی مدرسے اور کالج قائم کیے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم پر بھی توجہ دی۔ اس طرح ہریجنوں میں تعلیم کا شوق بڑھتا گیا اور انہیں سماج میں عزّت ملنے لگی۔

ڈاکٹر امبیڈکر اہنسا پر یقین رکھتے تھے۔ ہریجنوں کو انسانی حقوق دلانے کے لیے انھوں نے ہمیشہ اہنسا کا راستہ اپنایا۔ پُرامن طریقے سے ستیہ گرہ کیے۔ یہ انہیں کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہریجنوں کو سماج میں پہلے سے بہتر مقام حاصل ہوا ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر ایک سچّے مُحبِ وطن تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی کے ساتھ ذات پات، رنگ اور نسل کی بنیاد پر تفریق نہ ہو۔ سب کے ساتھ برابری کا سلوک ہو۔ ہر کسی کو ترقّی کا برابر موقعہ مِلے اور سب محبّت اور بھائی چارگی سے زندگی بسر کریں۔ انھوں نے ہمیشہ قومی اتحاد پر زور دیا۔ ان کا ایک اہم کارنامہ ہمارے ملک کا دستور ہے۔ جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس کا دستور بنانے کی ذمّہ داری ڈاکٹر امبیڈکر کو سونپی گئی۔ انہیں بھارت کے دستور کا ''معمار'' بھی کہتے ہیں۔ بھارت کا یہ عظیم رہنما 1956ء کو اس دنیا سے چل بسا۔

الفاظ ومعانی

نسل - خاندان، قبیلہ **تفریق** - بھید بھاؤ **اعلیٰ** - اونچے لوگ **ادنیٰ** - کم حیثیت کے لوگ **لعنت** - پھٹکار **جہالت** - ان پڑھ ہونا **غربت** - غریبی، مفلسی **جدّ وجہد**- کوشش کرنا۔ **بیدارکرنا** - جگانا **محبّ وطن**- وطن سے پیار کرنے والا۔ **اہنسا** - وہ تحریک جولڑائی جھگڑے کے بغیر چلائی جائے۔گاندھی جی کی ایک تحریک کا نام۔ **دستور** - ملک کا آئین **قومی اتحاد** - وطن کے لوگوں کی ایکتا۔

زباندانی

لغت کا استعمال :

پڑھتے پڑھتے کبھی ایسا لفظ بھی آجاتا ہے، جس کے معنی ہمیں معلوم نہیں ہوتے۔ درسی کتاب میں تو مشکل الفاظ کے معنی دیے ہوئے ہوتے ہیں، لیکن کوئی اور دوسری عبارت پڑھتے ہوئے اگر کوئی مشکل لفظ آجائے تو لغت کی مدد سے ایسے مشکل الفاظ کے معنی ہم خود بھی معلوم کرسکتے ہیں، لیکن جب تک ہمیں لغت کا استعمال معلوم نہ ہو ہم آسانی سے مشکل لفظ کے معنی تلاش نہیں کرسکتے۔

حروفِ تہجّی سے آپ اچھی طرح واقف ہیں : ا-ب-پ-ت..........ی۔ لغت میں الف سے لے کر 'ی' تک ہر ہر لفظ کے لیے ایک ایک باب ہوتا ہے۔

جو الفاظ الف سے شروع ہوتے ہیں وہ سب الف کے باب میں اور جو الفاظ 'ب' سے شروع ہوتے ہیں وہ 'ب' کے باب میں ترتیب دیے ہوئے ہوتے ہیں۔اسی طرح باقی تمام حرفوں کے الگ الگ باب ہوتے ہیں۔

اب ہر باب میں بھی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ جو باب جس حرف کا ہوتا ہے، اس باب کے حرف کے بعد پہلے 'الف' والے الفاظ ہوتے ہیں۔ جب 'الف' والے الفاظ ختم ہوجاتے ہیں تو 'ب' والے الفاظ شروع ہوجاتے ہیں۔مثلاً ''کاف'' (ک) کا باب ہے تو کاف کے بعد الف والے الفاظ ہوں گے اور پھر کاف کے بعد 'ب' والے الفاظ۔ 'ب' کے بعد 'پ' ، گویا پورے باب میں یہ ترتیب نظر آتی ہے۔

لغت میں حُروف کی ترتیب سمجھ لینے کے بعد کسی بھی لفظ کے معنی تلاش کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

مشق

1. **جواب دیجیے:**

(1) ڈاکٹر امبیڈکر کا پورا نام کیا تھا؟

(2) امبیڈکر کہاں پیدا ہوئے؟

(3) امبیڈکر نے اپنی تعلیم کہاں مکمّل کی؟

(4) ڈاکٹر امبیڈکر کا اہم کارنامہ کیا ہے؟

خود آموزی

.1 جواب لکھیے :

(1) آج بھی کن بنیادوں پر انسانوں کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہے؟

(2) ہمارا ملک تیزی سے ترقّی کیوں نہ کرسکا ؟

(3) امبیڈکر نے ہریجنوں کی ترقّی اور بھلائی کے لیے کیا کام کیے؟

(4) بھیم راؤ سکپاڑ سے بھیم راؤ امبیڈکر کیسے بنے ؟

(5) تعلیم کے بارے میں امبیڈکر کے خیالات لکھیے ۔

.2 ہدایت کے مطابق عمل کیجیے :

''مثال : ملازم - ملازمت''

یہ دونوں الفاظ معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے تعلّق رکھتے ہیں۔ اس طرح ذیل میں سے دیے ہوئے الفاظ سے تعلّق رکھنے والے دوسرے الفاظ تلاش کر کے لکھیے :

(1) جاہل - ....   (2) غافل - ....

(3) غریب - ....   (4) بادشاہ - ....

.3 قوسین میں دیے گئے الفاظ کو صحیح مقام پر رکھ کر عبارت مکمل کیجیے :

(کیوں کہ ، اور ، پر ، لیکن ، کہ ، اس لیے ، لیکن ، پر ، اور)

عبارت

شاہد ایک اچھا، ایماندار .... محنتی لڑکا ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کرتا ہے، بڑوں کی عزّت کرتا ہے۔ .... اُس کے ساتھی اُسے پریشان کرتے ہیں۔ اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ .... اُس کا رنگ سیاہ ہے، .... وہ غریب ہے۔ شاہد اپنے ساتھیوں کے برتاؤ کو سمجھ نہیں پاتا، .... وہ اُداس ہوجاتا ہے۔ خاموش بیٹھ جاتا ہے۔ .... آخر تو وہ بھی ایک بچّہ ہے۔ وہ پھر اُٹھتا ہے، پھر ہنستا ہے۔ اُس کی ہنسی میں یہ پیغام ہے .... میرا رنگ بھلے ہی سیاہ ہے .... میرا دِل روشن ہے۔ میں غریب سہی .... میرا حوصلہ بلند ہے۔

.4 مندرجہ بالا عبارت کو مکمل کرنے کے بعد بلند آواز سے اپنی جماعت میں پڑھیے۔

5. قوسین میں دیے گئے الفاظ خانوں میں سے تلاش کرکے اُن کا جملوں میں استعمال کیجیے :

(کوشش ، آباد ، ترقی ، بھارت ، زندگی ، شوق)

شا	کو	ن	آ	م
م	آ	شش	ج	باد
شو	ق	پر	کو	سا
تر	میں	بھا	رت	تو
ما	قّی	بی	زند	گی

6. نیچے دیے ہوئے اشعار اپنے مدرّس سے سمجھئے اور اُن کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے :

درد جس دِل میں ہو اُس دل کی دوا بن جاؤں
کوئی بیمار اگر ہو تو شِفا بن جاؤں
دُکھ سے ہلتے ہوئے لب کی میں دُعا بن جاؤں
خدمتِ خلق کا ہر سمت میں چرچا کردوں
مادرِ ہند کو جنّت کا نمونہ کردوں
گھر کرے دِل میں افسؔر وہ صدا بن جاؤں

افسؔر میرٹھی

سرگرمی

- حضورؐ کا ''آخری خطبہ'' حاصل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانیت نواز اقوال جن میں بچّوں، غُلاموں اور مسکینوں کے ساتھ حُسن سلوک کی بات کہی گئی ہے، اور رنگ، ذات پات اور قومیت کے لحاظ سے تفریق کی ممانعت کی گئی ہے۔ اُن کا چارٹ بنائیں اور کمرۂ درس میں لگائیں۔

5

برسات کی بہاریں

نظیر اکبرآبادی

نام : ولی محمد ؛ تخلص : نظیر ؛ وفات : 1831ء

بچپن ہی میں والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ بیس بائیس سال کی عمر میں دلّی چھوڑ کر آگرہ آئے اور وہیں رہنے لگے۔ انھوں نے ساری عمر درس وتدریس کا کام کیا۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ 1830 میں ان کا انتقال ہوگیا۔

نظیر کا کلام نہایت سادہ اور سلیس ہے۔ نظیر اکبرآبادی اردو کے پہلے عوامی شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں ہندوستان کے مختلف فرقوں کے رسم ورواج، تہواروں اور میلوں ٹھیلوں کا ذکر ہے۔ عید، بقرعید، ہولی، دیوالی، برسات، مفلسی، نیکی اور بدی وغیرہ سبھی موضوعات پر نظمیں ملتی ہیں۔

ذیل کی نظم میں نظیر نے برسات کی بہاروں کی منظر کشی کی ہے۔ بجلی کی چمک اور بادل کی گرج، ہریالے جنگل کی سج دھج کا منظر آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتا ہے۔ غریب غرباء اور امیر امراء پر موسم کے اثرات بھی واضح کئے ہیں، نظم کیا ہے۔ برسات کے موسم کی ایک دلکش تصویر ہے۔

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں　　سبزوں کی لہلہاوٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاوٹ، قطرات کی بہاریں　　ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اوپر، ہو مست چھا رہے ہیں　　جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہرجا، جل تھل بنا رہے ہیں　　گلزار بھیگتے ہیں، سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

جنگل سب اپنے تن پر ہریالی سج رہے ہیں　　گل پھول، جھاڑ بوٹے، کر اپنی دھج رہے ہیں
بجلی چمک رہی ہے، بادل گرج رہے ہیں　　اللہ کے نقارے نوبت کے بج رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

جو اس ہوا میں یارو دولت میں کچھ بڑے ہیں　　ہے ان کے سر پہ چھتری، ہاتھی اُپر چڑھے ہیں
ہم سے غریب غرباء کیچڑ میں گر پڑے ہیں　　ہاتھوں میں جوتیاں ہیں، اور پائچے چڑھے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھیں ہیں یارب، سامان تیری قدرت　　بدلے ہیں رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں، پہچان تیری قدرت　　تیتر پکارتے ہیں، ''سبحان تیری قدرت''
کیا کیا مچی ہیں یارو، برسات کی بہاریں

الفاظ ومعانی

جھجھاوٹ - بارش کے گرنے کی آواز **قطرات** - قطرہ کی جمع **ہرگھات** - ہر جگہ **اُپر** - اُوپر **جل تھل** - وہ زمین جس پر بہت سا پانی ہو **گل زار** - باغ **سج دھج** - بناؤ سنگھار **جھاڑ بوٹے** - درخت اور بیلیں **نقارے** - نوبت **قدرت** - قابلیت، قادر ہونا۔ **ہرآن** - ہر گھڑی **سبحان** - خدا کو پاکی سے یاد کرنا، خدا کا نام۔

مشق

1. **جواب دیجیے :**

(1) اس نظم میں شاعر نے برسات کی کن کن بہاروں کا ذکر کیا ہے؟

(2) ہر جگہ جل تھل کون بنا رہے ہیں؟

(3) نوبت کے نقارے کون بجا رہے ہیں؟

(4) برسات کے موسم میں غریب غرباء کا کیا حال ہے؟

خود آموزی

1. جواب دیجیے:

(1) بادل کیا کر رہے ہیں؟

(2) ''جنگل سب اپنے تن پر ہریالی سج رہے ہیں''۔ اس مصرعے کو سمجھائیے۔

(3) اس نظم میں امیر لوگوں کا حال شاعر نے کس شعر میں بیان کیا ہے؟ لکھیے:

(4) اللہ کی قدرت کے متعلق شاعر نے کیا کہا ہے؟

2. نیچے دیے ہوئے سوالات کے جواب سوچ کر لکھیے:

(1) برسات کے موسم میں ماحول میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں؟

(2) اگر برسات نہ ہو، تو کیا ہو؟

(3) برسات گر زیادہ ہو تو کیا ہو؟

(4) برسات میں آپ کیا کیا احتیاط رکھیں گے؟

3. لفظ کے آخر میں ''ات'' لگا کر جمع بنائیے:

مثال : باغ - باغات

(1) محل - ....   (2) اثر - ....

(3) خیال - ....   (4) جواب - ....

(5) جذبہ - ....   (6) مشکل - ....

(7) جنگل - ....   (8) معلوم - ....

4. نیچے دیے ہوئے الفاظ استعمال کر کے جملے بنائیے:

(1) جل تھل   (2) گل زار

(3) ہریالی   (4) غریب غرباء

(5) قدرت   (6) بہاریں

5. نیچے دیے ہوئے اشعار کی تشریح کیجیے:

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گل زار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

6. ''بارش کی اہمیت'' اس عنوان پر پانچ-سات جملے لکھیے۔

سرگرمی

- برسات کی نظمیں، موسمی گیت اور فطری نظموں کا مجموعہ تیار کیجیے۔
- گجرات کی اہم فصلوں کے متعلق معلومات حاصل کیجیے اور تصاویر جمع کیجیے۔
- ٹیلی ویژن پر زراعت سے متعلق پروگرام دیکھتے رہیے۔
- اس نظم کو زبانی یاد کرکے باترنم پڑھیے۔

اعادہ - 1

1. آپ کے مدرس سے تصویری کہانی حاصل کیجیے اور نیچے دی ہوئی سرگرمی انجام دیجیے :

(1) تصویروں کو مناسب ترتیب سے رکھیے۔

(2) ترتیب دی ہوئی تصویروں کے متعلّق ایک دو جملے لکھیے ۔

(3) جتنے جملے تصویروں سے متعلق لکھے ہیں، اُنہیں ترتیب دے کر کہانی لکھیے ۔

(4) کہانی کو زبانی بیان کیجیے۔

2. نیچے دیے ہوئے الفاظ کے معانی بتا کر جملوں میں استعمال کیجیے :

(1) گُل - گِل (2) مُلک - مَلَک

(3) عِلم - عَلَم (4) اِعراب - اَعراب

3. خاکہ پر سے کہانی لکھیے :

ایک ریچھ اور شیر کی دوستی .... آپس کی دوستی میں شکار سے بھی غفلت ....بھوک سے مجبور ہوکر شکار کی تلاش ....ایک ہرن کے چھوٹے بچّے کا شکار ....کھانے کے لیے دونوں میں جھگڑا ....لڑتے لڑتے دونوں کا نڈھال ہوکر گرنا ....ایک لومڑی کا دور سے تماشہ دیکھنا ....لومڑی کا ہرن کے بچّے کو لے کر بھاگنا ....تھوڑی دیر کے بعد دونوں کا ہوش میں آنا ....شکار غائب پاکر دونوں کو اپنی اپنی بے وقوفی کا احساس ....

عنوان : ’’نا اتفاقی کا انجام‘‘

نتیجہ : آپس کی لڑائی میں غیروں کا فائدہ۔

4. روزمرہ بولے جانے والے محاوروں کی فہرست بنائیے۔ محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے :

5. آپ کے روزمرّہ کے معمولات تفصیل سے لکھیے ۔

6. سمجھائیے :

(1) وقت کا پرندہ پرواز کرتا رہا۔

(2) دعوے سے کچھ نہیں ہوتا، عمل سب سے بڑی چیز ہے۔

7. ذیل کے عنوانات پر پانچ - سات جملے لکھیے :

(1) میرا پسندیدہ کھلاڑی

(2) ایک سائنسداں

(3) سماجی خدمت گار

8. نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے :

(1) نرم گرم

(2) دھوپ چھاؤں

(3) خوشی ناخوشی

(4) صبح شام

9. جواب لکھیے :

(1) اسکول میں نظر آنے والی دو ہدایتیں لکھیے۔

(2) سورج سے ہمیں کیا کیا نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ؟

(3) برسات میں غریب غرباء کا کیا حال ہوتا ہے ؟

(4) ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے کونسی بُرائی ختم کی ؟

10. نیچے دیے ہوئے الفاظ لُغت کی ترتیب میں لکھیے :

حمد - مکان - اِحسان - آب - باد

• • •

6

خاموش خدمت

کئی سو سال پہلے کی بات ہے، مدینہ منوّرہ کے کسی کونے میں ایک بڑھیا رہتی تھی۔ اس بیچاری کا خدا کے سوا کوئی نہ تھا۔ بے کس تھی، غریب تھی اور اندھی بھی تھی۔ کھانے پینے کا کوئی سہارا تھا، نہ پہننے کا آسرا۔ لباس میں اُلٹے سیدھے پیوند اور چیتھڑے پر چیتھڑا سی رکّھا تھا۔ گھر اگرچہ بُرا نہیں تھا مگر پھر بھی صفائی کی ضرورت تھی۔ ہر طرف گرد اور کوڑا بکھرا پڑا تھا، دیواروں پر جالے لٹک رہے تھے، دیکھنے سے گھن آتی تھی، مگر بڑھیا صبر و شکر کے ساتھ زندگی کے دن پورے کر رہی تھی۔

ایک دن کوئی خدا کا بندہ اُدھر آنکلا۔ اس نے بڑھیا کو دیکھا۔ بے کسی کی حالت میں چارپائی پر پڑی ہوئی، کپڑے گندے، گھر بھر میں کوڑے کے ڈھیر، نہ کوئی کھانے کی چیز، نہ پہننے کا کوئی کپڑا۔ پانی کا ایک گھڑا، وہ بھی سوکھا ہوا۔ وہ حیران ہوا کہ اس کی طرف اب تک کسی نے توجہ کیوں نہیں کی؟ اس نے اپنے دل میں کچھ سوچا اور پھر چلا گیا۔

اگلے روز ابھی منہ اندھیرا ہی تھا کہ وہ شخص آیا۔ اس نے بڑھیا کے گھر میں جھاڑو دی۔ کوڑے کے ڈھیر اُٹھا اُٹھا کر باہر پھینکے۔ دیواروں کو جھاڑا، گھڑے کو دھو کر اس میں تازہ پانی بھرا، بڑھیا کا منہ ہاتھ دُھلایا، روٹی اس کے آگے رکّھی، عصا اس کی چارپائی کے پائے کے ساتھ لگا دیا اور چلا گیا۔

اب وہ شخص بلاناغہ آتا، بڑھیا کے گھر کو جھاڑتا پُونچھتا، پانی بھرتا اور کھانا دے کر چلا جاتا۔ بڑھیا خدا کا شکر ادا کرتی اور اس نیک بندے کو دعائیں دیتی۔ اس طرح ایک مدّت گزر گئی۔ نہ بڑھیا نے اس شخص سے کبھی اس کا اَتا پتہ دریافت کیا، نہ اس شخص ہی نے بڑھیا سے کوئی بات کی۔ بڑھیا کو اب اپنی بے کسی کا خیال تک نہ رہا تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ خدا نے اس شخص کے دل میں رحم ڈالا ہے اور اسے میری خدمت کے لیے بھیجا ہے۔ وہ پیٹ بھر کر روٹی کھاتی، تازہ پانی پیتی اور نماز پڑھ کر خوش ہوتی اور اسے دُعائیں دیتی تھی۔

ایک دن حضرت عمرؓ کا گزر ہوا۔ اندھی بڑھیا کو دیکھ کر اس کے پاس آئے۔ حال پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بڑھیا گھر میں اکیلی رہتی ہے، پھر بھی گھر صاف ستھرا ہے۔ گھڑا پانی سے بھرا ہوا ہے۔ حیران ہوئے اور بڑھیا سے پوچھا، ''بڑی بی! آپ تو اکیلی ہیں، بوڑھی ہیں، نابینا ہیں، پھر کون شخص آپ کے لئے جھاڑو دیتا ہے، کون پانی بھرتا اور روٹی لا کر دیتا ہے؟''

بڑھیا نے کہا ''میں نہیں جانتی، بس اتنا معلوم ہے کہ ایک شخص منہ اندھیرے آتا ہے، گھر میں جھاڑو دیتا ہے۔ گھڑے میں تازہ پانی بھرتا ہے، روٹی سالن اپنے گھر سے لا کر میرے پاس رکھ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے''۔

حضرت عمرؓ نے پوچھا ''وہ نیک آدمی کون ہے؟'' بڑھیا نے جواب دیا، آنکھیں ہوتیں تو دیکھ لیتی نہ اس شخص نے کبھی کچھ بتایا، نہ میں نے کوئی بات پوچھی۔ خدا اسے اس بے لوث خدمت کا اجر دے''۔

اگلی رات کا تیسرا پہر تھا کہ حضرت عمرؓ بستر سے اُٹھے، وضو کیا، تہجد پڑھی اور اس بڑھیا کے گھر کی طرف چل دیے۔ وہاں پہنچے تو ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گئے۔ ابھی تک بڑھیا کی خدمت کرنے والا شخص نہیں پہنچا تھا۔

حضرت عمرؓ بیٹھے دیکھتے رہے۔ آخر وہ شخص آیا۔ اُس نے اپنے معمول کے مطابق پہلے گھر میں جھاڑو دی، پھر پانی بھرا، کھانا بڑھیا کی چارپائی پر رکھا اور عصا صاف کر کے پائے کے ساتھ رکھ دیا۔ پھر جس خاموشی سے آیا تھا، اسی خاموشی کے ساتھ واپس چلا گیا۔

حضرت عمرؓ نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے، جو امیر المومنین اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تھے اور ہر وقت خدمتِ خلق کے لیے کمربستہ رہتے تھے۔

حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر آہ بھری اور کہا، ''میں نیکی میں ابوبکر صدیقؓ سے کبھی نہیں بڑھ سکوں گا۔ دنیا بھر کی نیکیاں شاید ان کی قسمت میں لکھی ہیں۔ خدا انھیں جزائے خیر دے''۔ آمین۔

الفاظ ومعانی

بےکس – بے سہارا، لاچار **منہ اندھیرے** – صبح تڑکے **عصا** – لاٹھی **بلاناغہ** – مسلسل، روزانہ **نابینا** – اندھا **بےلوث** – بےغرض **معمول** – وہ بات جو روزمرّہ کی جائے۔ **امیرالمومنین** – اسلامی حکومت کا سربراہ، خلیفہ **خدمتِ خلق** – عوام کی خدمت **کمربستہ** – آمادہ **جزائے خیر** – بھلا بدلہ

محاورے

بےکس ہونا – بے سہارا ہونا۔ **گِھن آنا** – کراہت ہونا۔ **دن پورے کرنا** – مصیبت کے دن کاٹنا۔ **حیران ہونا** – تعجب کرنا۔
کمربستہ ہونا – تیار ہونا۔ **آہ بھرنا** – افسوس کرنا۔

زباندانی

رموزِ اوقاف :

سبق پڑھتے ہوئے سبق کے کئی جملوں کے ساتھ آپ نے کچھ علامتیں دیکھی ہوں گی۔ یہ سب وقف کی مختلف علامتیں ہیں۔ یہ علامتیں جملے کے آخر میں، جملے کے بیچ میں، فقرے یا لفظوں کے درمیان انھیں الگ کرنے اور اُن کے مطلب واضح کرنے کے لیے لگائی جاتی ہیں۔

یہاں ہم صرف وقفہ(؛) ، رابطہ (:) اور واوین ('' '') کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے :

وقفہ(؛) :

آپ نے پڑھا ہوگا کہ جہاں سکتہ (،) کی علامت ہوتی ہے، وہاں ٹھہرنا پڑتا ہے، لیکن یہ ٹھہراؤ بہت ہی مختصر ہوتا ہے۔ لیکن جب

سکتے سے زیادہ ٹھہراؤ کی ضرورت پڑتی ہے تو وقفہ (؛) استعمال کیا جاتا ہے۔

مثلاً : ہر طرف کوڑا تھا، دیوار پر جالے تھے، دیکھنے سے گھن آتی تھی ؛ مگر بڑھیا زندگی کے دِن پورے کر رہی تھی۔

اِس طویل جملے میں ربط رہنے والا لفظ ''مگر'' ہے۔ اِس لفظ سے پہلے وقفہ (؛) کی علامت ہے۔ یہاں رُکنے سے ہمیں سمجھنے کا موقعہ مل جاتا ہے کہ خراب حالات کے باوجود بڑھیا جی رہی تھی۔

رابطہ (:) :

اِس علامت کا استعمال جملے میں اس وقت کیا جاتا ہے جب کسی سابقہ خیال یا بات کو سمجھا جاتا ہے۔

مثلاً : کسی نے کیا خوب کہا ہے : گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

رابطہ کے علامت میں اِس بات کا اشارہ ہے کہ، کسی نے کیا خوب کہا ہے، یہاں بات مکمل نہیں ہوتی، بلکہ ابھی کچھ اور کہنا باقی ہے۔

واوین ('' '') :

واوین کے اندر کی عبارت میں کسی کی کہی ہوئی بات اُسی کے الفاظ میں ہوا کرتی ہے۔ اِس سے یہ فائدہ ہے کہ پڑھنے والے کو یہ سمجھنے میں دھوکا نہیں ہوتا کہ یہ کس کے الفاظ ہیں۔

مثلاً : حضرت عمرؓ نے کہا : ''میں نیکی میں ابوبکر صدیقؓ سے کبھی نہ بڑھ سکوں گا''۔

مشق

.1 جواب دیجیے :

(1) بڑھیا اپنے دن کس طرح پوٗرے کر رہی تھی ؟

(2) بڑھیا کی خدمت کون کرتا تھا ؟

(3) بڑھیا خدا کا شُکر کیوں ادا کرنے لگی ؟

(5) خاموش خدمت کسے کہتے ہیں ؟

(4) بڑھیا کِسے دُعائیں دیتی تھی ؟

خود آموزی

.1 جواب لکھیے :

(1) حضرت عمرؓ چھپ کر کیا دیکھنا چاہتے تھے ؟

(2) بڑھیا کی حالت بیان کیجیے۔

(3) حضرت عمرؓ نے کیا دیکھا؟

(4) حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ کو خدمت کرتے دیکھ کر کیا کہا؟

(5) آپ دوسروں کی خدمت کس طرح کرنا چاہتے ہیں؟ لکھیے۔

2. نیچے دیے ہوئے جملوں میں رموزِ اوقاف لگائیے:

(1) اس نے اپنے دل میں سوچا اور پھر چلا گیا

(2) اے بہن تو نے میرے لیے اپنا یہ کیا حال کرلیا

(3) دیکھنے سے گھن آتی تھی مگر بڑھیا صبر وشکر کے ساتھ زندگی کے دن پورے کررہی تھی

3. ہر ایک کے لیے ایک لفظ لکھیے:

(1) اسلامی حکومت کا سربراہ۔

(2) ستاروں کا جھرمٹ۔

(3) جسے آنکھوں سے دکھائی نہ دیتا ہو۔

(4) خدمت کرنے والا۔

4. آپ کے علاقے میں بولے جانے والے محاورے معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔

سرگرمی

- علاقائی لوک کہانیاں تلاش کرکے لکھیے اور اجتماعی زندگی کے پریڈ میں پیش کیجیے۔
- ریڈیو یا ٹیلی ویژن میں سُنی ہوئی یا دیکھی ہوئی کوئی پسندیدہ کہانی اپنی جماعت میں سنائیے۔
- خلفائے راشدین سے متعلق حکایات معلوم کرکے اپنے اسکول کے سالانہ جلسے میں پیش کیجیے۔

7 بھارت سے سب پیار کریں

عادؔل اسیر دہلوی

عادؔل اسیر دہلوی بچوں کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کی نظموں میں ندرت ہے، سادگی ہے۔ کئی موضوعات پر انہوں نے نظمیں لکھی ہیں۔ اس نظم میں وطن پرستی کا جذبہ بھرپور ہے۔

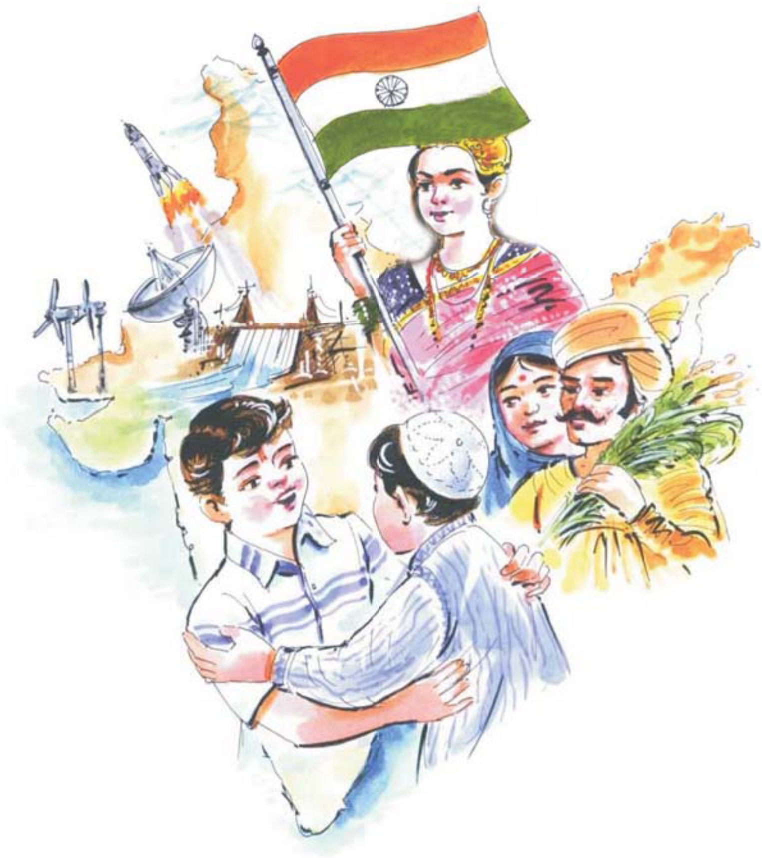

بھارت سے سب پیار کریں
مِل جُل کر اِقرار کریں

بھارت ہے یہ دیس ہمارا — جس کا ہر اک رنگ ہے پیارا
پھولوں سے گُلزار کریں — بھارت سے سب پیار کریں

مِل جُل کر اِقرار کریں

دیوالی اور عید منائیں سب کو اپنے گلے لگائیں
نفرت سے اِنکار کریں بھارت سے سب پیار کریں
مِل جُل کر اِقرار کریں

بھید بھاؤ سے دور رہیں ہنسی خوشی مسرور رہیں
اُلفت کا اظہار کریں بھارت سے سب پیار کریں
مِل جُل کر اِقرار کریں

آگے ہی آگے بڑھتے جائیں دیس ترقی پر لے جائیں
غفلت سے ہُشیار کریں بھارت سے سب پیار کریں
مِل جُل کر اِقرار کریں

سب کے دُکھ میں اپنا دکھ ہو سب کی خوشی میں اپنا سُکھ ہو
جذبہ نیا بیدار کریں بھارت سے سب پیار کریں
مِل جُل کر اِقرار کریں
بھارت سے سب پیار کریں

الفاظ ومعانی

اقرار – قبول **مسرور** – خوش **اُلفت** – محبت **اظہار کرنا** – بیان کرنا **غفلت** – لاپرواہی **جذبہ** – دل کا جوش

محاورے

گلے لگانا – پیار کرنا **آگے بڑھنا** – آگے جانا

مشق

جواب دیجیے:

(1) ہمارے ملک کا نام کیا ہے؟

(2) بھارت میں کون کون سے تہوار منائے جاتے ہیں؟

(3) گلے لگانے سے کیا مراد ہے؟

(4) ہمیں ایک دوسرے سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔

خود آموزی

1. جواب لکھیے:

(1) شاعر کس بات کا اقرار کرنے کو کہتا ہے؟

(2) بھارت کی ترقی کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(3) شاعر ہمیں کس جذبے کو بیدار کرنے کے لیے کہہ رہا ہے؟

2. ہدایت کے مطابق لکھیے:

(1) ہم معانی الفاظ لکھیے:

گلزار - ....

مسرور - ....

اُلفت - ....

خوشی - ....

(2) متضاد الفاظ لکھیے:

پیار x ....

انکار x ....

ترقی x ....

غفلت x ....

3. اِملا درست کیجیے:

(1) اکرار - ....

(2) اجہار - ....

(3) خوسی - ....

(4) گفلت - ....

(5) اِنام - ....

(6) ہوسیار - ....

4. نظم کے بند کو درست کر کے ترتیب سے لکھیے:

منائیں عید اور دیوالی
لگائیں گلے اپنے سب کو
کریں انکار نفرت سے
کریں پیار سب بھارت سے
کریں اقرار مل جل کر

5. قوسین میں سے مناسب لفظ پسند کر کے مثال کے مطابق الفاظ بنائیے :

(دار ، زار ، خوان ، دان ، بخت)

مثال : گل + زار = گلزار

(1) نیک + ... = ...

(2) خار + ... = ...

(3) جمع + ... = ...

(4) دستر + ... = ...

(5) پان + ... = ...

سرگرمی

- رزمیہ گیت تلاش کر کے ایک رسالہ مرتب کیجیے۔
  ان گیتوں کو اجتماعی زندگی کے پروگرام میں حرکات وسکنات کے ساتھ پیش کیجیے۔
- ہندوستان میں منائے جانے والے تہواروں کی تصاویر یکجا کر کے نمائش منعقد کیجیے۔

8

احسان فراموش

ڈاکٹر خوشحال زیدی

ڈاکٹر خوشحال زیدی بڑے اچّھے افسانہ نگار ہیں۔ ان کی کہانیاں بڑی سبق آموز ہوتی ہیں۔ اُن کی زبان اور پیش کش میں سادگی ہے، دلچسپی ہے۔ انداز ناصحانہ ہے۔ اُن کی ایک کہانی ''احسان فراموش'' یہاں پیش کی جارہی ہیں۔

''احسان فراموش'' ان کی دلچسپ کہانی ہے۔ جس میں اُنھوں نے بہت اچھے انداز میں بچوں کو نصیحت کی ہے کہ ''احسان ہمیشہ ظرف والے کے ساتھ کرنا چاہیے''۔

کسی جنگل میں ایک شیر اور شیرنی رہتے تھے۔ ان کے دو ننھے منے بچے تھے۔ شیر بہت بوڑھا ہو چکا تھا۔ وہ چل پھر نہیں سکتا تھا۔ اس کا کھانا بھی شیرنی ہی شکار کر کے لاتی تھی۔

شیر اپنی لاچاری سے بہت پریشان تھا۔ وہ اپنی مجبوری اور بے کسی پر آنسو بہاتا رہتا۔ شیر کے بچے ادھر اُدھر کھیلتے رہتے۔ کبھی وہ شیر سے چھیڑ خانی کرتے اور کبھی اس کے کاندھے پر بیٹھ جاتے۔ اس کو پیار کرتے۔ شیرنی شیر کا بڑا سہارا تھی۔

شیرنی روز صبح سویرے شکار کو جاتی۔ کبھی ہرن، کبھی خرگوش اور کبھی کوئی دوسرا جانور لاتی۔ پہلے اپنے معصوم بچّوں کو، پھر شیر کو اور آخر میں جو کچھ بچتا، خود کھالیتی۔ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا کہ اس کے کھانے کے لیے کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ وہ ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتی۔

ایک دن وہ حسبِ معمول شکار پر گئی۔ صبح سے شام ہوگئی۔ اس کو کوئی بھی شکار نہیں ملا۔ تمام جنگل میں وہ بھٹکتی رہی۔ بارش زوروں پر تھی۔ اس کو یہ خیال ہی نہٰں رہا کہ وہ اپنے ٹھکانے سے کتنی دُور نکل گئی۔ وہ

بھٹکتی رہی۔ اُسے نہ تو شکار ملا اور نہ ہی اپنے بچّوں اور شیر کے پاس پہنچنے کا راستہ۔

ادھر دونوں معصوم بچّے بھوک سے پریشان تھے۔ ذرا ذراسی آہٹ پر وہ چونک جاتے اور سوچتے کہ ان کی ماں ان کے لیے کھانا لائی ہے۔ شیر بھی بہت اُداس تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ رات ہوگئی۔ پتہ نہیں معصوم بچّے کب سوئے۔ صبح ہوگئی۔ مگر شیرنی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ بارش طوفان کی صورت اختیار کرچکی تھی۔ اس طوفان سے بچنے کے لیے ایک بکری کہیں سے بھٹکتی ہوئی آ گئی۔ مگر شیر کو دیکھ کر سہم گئی۔ اندھیرے میں کہیں جانے کا راستہ نہ تھا۔ رات بھر وہ وہیں چھپی رہی۔ اُس نے معصوم بچوں کو رات بھر بھوک سے نڈھال دیکھا۔ اُس سے نہ رہا گیا۔ وہ شیر کی پرواہ کیے بغیر بچوں کے پاس آئی اور بولی۔

''بچوں تم بھوکے ہو؟''

بچّوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ وہ کچھ بولے نہیں۔ شیر دیکھ رہا تھا۔ اُس میں اتنی جان بھی نہ تھی کہ وہ بکری کو پکڑ لے۔ اچانک اُس نے بکری کی آواز سنی جو بچّوں سے کہہ رہی تھی۔

''بچو! تم گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں دودھ پلاؤں گی''۔ یہ کہہ کر وہ دونوں بچّوں کے پاس آ گئی۔ بچّوں کا تو بھوک سے بُرا حال تھا۔ وہ بے ساختہ دؤدھ پینے لگے۔ بکری نے شیرنی کے دونوں بچّوں کو پیٹ بھر کر دؤدھ پلایا۔ یہ دیکھ کر شیر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اُس نے بکری کا شکریہ ادا کیا اور اپنی مجبوری اور شیرنی کے جانے کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ بکری نے ساری بات سُن کر کہا:

''بچّو! تم پریشان نہ ہو۔ جب تک تمہاری ماں نہیں آتی میں تمہارے پاس رہوں گی۔ تم میرا دودھ پی لیا کرنا۔ میں گوشت تو لا نہیں سکتی''۔ دونوں بچّوں نے پیار سے اُسے دیکھا۔

شیرنی دو دن تک واپس نہ آئی۔ شیر مایوس ہو چکا تھا۔ بکری وہیں رہی۔ وہ شیر کے بچّوں کو چھوڑ کر نہیں گئی۔ بچّے اس کا دودھ پی کر اِدھر اُدھر چوکڑی بھرتے رہے۔ تیسرے دن شیرنی واپس آئی۔ بکری سو رہی تھی۔ بچّے بھی اس کی ٹانگوں کے بیچ میں سر دئے سو رہے تھے۔

بکری کو دیکھ کر شیرنی نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ وہ بھی تین دن سے بھوکی تھی۔ بارش کے سبب اُسے کوئی شکار نہیں ملا تھا۔ وہ بچوں کی طرف سے بھی فکر مند تھی۔

شیرنی نے خدا کا شکر ادا کیا۔ شکار اُس کے سامنے تھا۔ اُس نے بکری پر حملہ کرنا چاہا کہ شیر نے ڈپٹ کر کہا۔

''نہیں– ایسا نہ کرنا۔'' شیر کی آواز سن کر بکری اور شیر کے بچّے چونک پڑے۔ دونوں بچّے دوڑ کر ماں سے لپٹ کر بولے۔

''نہیں ماں –تمہارے پیچھے اس غریب بکری نے ہمیں دُودھ پلایا ہے– ہماری حفاظت کی ہے''۔

شیرنی رُک گئی اور بکری کو عجیب حیرت بھری نظروں سے دیکھتی رہی۔ شیر کہہ رہا تھا۔

''تیرے یہ معصوم بچّے تیرے پیچھے بے سہارا رہ گئے تھے – اور بھوک سے قریب تھا کہ دم توڑ دیتے کہ یہ بکری ان کی ماں بن کر آ گئی اور اپنا دودھ پلا کر دونوں کی جان بچائی۔''

شیرنی نے تمام واقعہ سنا۔ اُس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔ بکری بے چاری ایک طرف سہمی کھڑی تھی۔ شیرنی بڑی شرمندگی سے آگے بڑھی اور بکری کو گلے لگا کر کہا:

''اے بکری! تو نے مجھ پر اور میرے بچّوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آج سے تو میری بہن ہے۔ کہاوت ہے نا۔''مرے ماں جئے موسی''۔ تو ان بچّوں کی ماں ہے۔ ہم سب مل کر رہیں گے۔''

اس کے بعد شیر، شیرنی، شیرنی کے بچّے اور بکری ایک ساتھ رہنے لگے۔ جنگل میں ایک خوف ناک بھیڑیا تھا۔ وہ بکری کی فکر میں رہتا۔ بکری اس کے ڈر سے چھپی رہتی۔ ایک دن بکری شیر کے بچّوں کے پاس سو رہی تھی۔ شیرنی بھی وہیں تھی۔ اچانک شیرنی کی آنکھ کُھلی۔ اُس نے دیکھا کہ بھیڑیا آہستہ آہستہ بکری کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اُس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور فوراً بکری اور بھیڑئے کے درمیان آ گئی۔ بکری جاگ گئی تھی۔ شیرنی نے بھیڑیئے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آخر اُس نے بھیڑیے کو مار ڈالا۔ اس لڑائی میں وہ بُری طرح زخمی ہو گئی مگر بکری پر آنچ نہ آنے دی۔

''اے بہن! تو نے میرے لیے اپنا یہ کیا حال کر لیا۔''

''نہیں، بکری بی! یہ کوئی احسان نہیں۔ احسان تو تم نے کیا کہ میرے بچوں کو ماں کا پیار دیا۔ تم نہ ہوتیں تو شاید میرے بچّے زندہ نہ ہوتے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

وقت کا پرندہ پرواز کرتا رہا۔ شیر اس دنیا میں نہیں رہا۔ شیر کے بچّے جوان ہو گئے۔ وہ بڑے ہو کر ہمیشہ اپنی دوسری ماں یعنی بکری کی حفاظت کرتے رہتے اور بکری کو کسی بھی قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھتے۔

بکری، شیرنی اور بچّے جہاں رہتے تھے، وہاں ایک گھنا پرانا درخت تھا، جس پر اکثر چیل آ کر بیٹھ جاتی تھی اور اُن کی محبت کو دیکھتی رہتی۔ اُسے تعجب ہو رہا تھا کہ بکری، شیرنی اور بچّے کس طرح محبت سے رہتے ہیں۔ ایک دن چیل نے ہمّت کی اور شیرنی اور اُس کے بچوں

کے جانے کے بعد وہ بکری کے پاس آئی اور اس سے اس محبت کا راز پوچھا، بکری نے پوری روداد چیل کو بتادی۔ بی بکری نے بتایا کہ اتنے سے احسان کے بدلے یہ لوگ اس طرح میری حفاظت اور خدمت کررہے ہیں۔

چیل نے پوری داستان غور سے سنی۔ اُس نے رشک سے بکری کو دیکھا۔ چیل نے سوچا کہ وہ بھی کوئی نیک کام کرے۔ وہ اب بوڑھی ہورہی ہے۔ اُسے بھی کسی پر احسان کرنا چاہیے تاکہ اُس کے بڑھاپے کا سہارا ہوسکے۔ وہ موقعے کی تلاش کرتی رہی۔ اتفاق سے ایک دن چیل ندی کے اوپر سے اُڑی کہ اُس کی نظر ایک چوہے کے بچّے پر پڑی۔ جو ندی کے پانی میں غوطے کھارہا تھا۔ وہ ڈوبنے والا تھا کہ چیل کو اچانک خیال آیا کہ کیوں نہ اُس کی جان بچائی جائے۔ شاید یہ نیکی اس کے مستقبل میں کام آئے۔

اس خیال کے آتے ہی چیل نے فوراً اوپر سے جھپٹّا مارا اور ڈوبتے ہوئے چوہے کے بچّے کو اُٹھالیا۔ وہ اُسے اپنے گھونسلے میں لے آئی۔ اُس نے اپنے پروں میں رکھ کر اُس کو گرم کیا۔ اس کو کھلایا پلایا۔ آخر چوہے کے بچّے میں زندگی کی لہر دوڑی اور وہ پھُدکنے لگا۔ کچھ دنوں میں چوہا صحت مند ہوگیا۔ چیل اُس سے بہت محبت کرنے لگی۔ وہ اس کو خود اپنی چونچ سے کھلاتی پلاتی اور اپنے پروں میں رکھ کر سلاتی تھی۔ کچھ ہی دنوں میں چوہا بہت موٹا ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد چوہے کے دل میں خیال آیا کہ چیل کی ذات کا کوئی بھروسہ نہیں۔ وہ کبھی بھی اس کو کھا جائے گی۔ کیوں نہ اس سے آزادی لے لی جائے۔ پھر خود سب جگہ گھومے پھرے۔ رات کو حسبِ معمول چیل گھونسلے میں آکر چوہے کو اپنے پروں میں لے کر سوگئی۔ چوہا تو اس گھڑی کی تاک میں تھا، اُس نے موقعہ غنیمت جانا اور آہستہ آہستہ چیل کے پروں کو اندر ہی اندر کترنا شروع کردیا...... اور صبح سویرے تک چیل کے دونوں پروں کو اتنا کتر دیا کہ چیل اُڑ نہ سکے اور صبح سویرے ہی گھونسلے سے فرار ہوگیا۔ چیل صبح کو اُٹھی۔ اُسے محسوس ہوگیا کہ جیسے چوہا اس کے پہلو میں نہیں ہے۔ اُس نے پہلے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ پھر اُڑنے کا ارادہ کیا۔ جیسے ہی اپنے پروں کو ہوا میں لہرایا۔ ایک دم سے نیچے آگئی۔ گرنے سے کافی چوٹیں آئیں۔ اب چیل کو محسوس ہوا کہ اس کے دونوں پر کٹے ہوئے ہیں اور چوہا بھاگا ہوا ہے۔ اُسے بڑا صدمہ ہوا۔ اُس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوا۔

اُس کے احسان کا یہ بدلا ملا۔

وقت کا پرندہ بھلا کہیں رُکتا ہے۔ چیل صحت مند ہوگئی اور اُس کے نئے پر نکل آئے۔ وہ اب بکری کے پاس جانا چاہتی تھی۔ اُڑنے کے قابل ہوگئی تھی۔ وہ اُڑی اور بکری کے پاس پہنچی۔ اُس نے دیکھا کہ دو بڑے شیروں کے بیچ میں بکری بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس نے اشارے سے بکری کو بلایا اور اپنی آپ بیتی بڑے درد بھرے انداز میں بکری کو سنائی۔ بکری نے چیل کی پوری داستان سُنی اور کہا:

''اے چیل! ایک بات ہمیشہ یاد رکھو۔ احسان ہمیشہ ظرف والے کے ساتھ کرو، کم ظرف اور کمینے کے ساتھ احسان کرنے کا یہی انجام ہوتا ہے۔''

الفاظ ومعانی

بے کسی - لاچاری **حسبِ معمول** - جیسا کہ روزانہ ہوتا ہے۔ **سہم جانا** - ڈر جانا **بے ساختہ** - بے ارادہ **معصوم** - ننھا، کمسِن **روداد** - حالت، (کیفیت) **داستان** - کہانی **غوطہ** - ڈبکی **آپ بیتی** - خود کی کہانی **کم ظرف** - بے مروّت

محاورے

پھوٹ پھوٹ کر رونا - بہت آنسؤ بہانا۔ **زندگی کی لہر دوڑ جانا** - مایوسی دور ہونا۔ **نظر دوڑانا** - غور سے دیکھنا۔ **چوکڑی بھرنا** - کھیلنا کوُدنا۔ **موقعہ غنیمت جاننا** - مناسب وقت ہاتھ لگنا۔ **ہونٹوں پر زبان پھیرنا** - مزیدار چیز کا ذائقہ یاد کرنا۔ **آؤ دیکھا نہ تاؤ** - بغیر سمجھے بوجھے کام کرنا۔ **ڈٹ کر مقابلہ کرنا** - جم کر سامنا کرنا۔ **آنچ نہ آنے دینا** - نقصان سے بچانا۔

زباندانی

پانچویں جماعت میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ

اسم وہ لفظ ہے جو کسی جاندار یا چیز یا جگہ یا کیفیت کا نام ہو۔

مثلاً: لڑکا ، دہلی ، ورق ، سردی ، وغیرہ۔

اسمِ عام: وہ اِسم ہے جو کسی عام چیز کا نام ہو۔

مثلاً: شہر ، لڑکا ، گائے ، درخت وغیرہ

اسمِ خاص: وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو۔

مثلاً: شاہد ، احمد آباد ، سابرمتی وغیرہ۔

اسمِ جمع: وہ اسم ہے جو بہت سے اشخاص یا بہت سی چیزوں کے مجمع کے لیے بولا جائے۔

مثلاً: کارواں ، لشکر ، گروپ وغیرہ۔

مشق

1. جواب دیجیے :

(1) شیر کیوں اُداس رہتا تھا ؟

(2) شیر اور بچّوں کے لیے کھانا کہاں سے آتا تھا ؟

(3) بکری نے شیر کے بچّوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا ؟

(4) بکری کی داستان سُن کر چیل نے کیا سوچا ؟

خود آموزی

1. جواب لکھیے :

(1) شیرنی شام کو گھر کیوں نہ پہنچ سکی ؟

(2) شیر کے بچّوں نے ماں سے لپٹ کر کیا کہا ؟

(3) شیرنی نے بکری کی جان کیسے بچائی ؟

(4) چیل نے چوہے کی جان کیوں بچائی ؟

(5) چوہے نے چیل کے پر کیوں کتر ڈالے؟

2. دیے گئے کردار کا بولا ہوا کوئی ایک جُملہ سبق میں سے تلاش کر کے لکھیے :

شیر ، شیرنی ، بکری ، چیل ، چوہا ، شیر کے بچّے

3. سمجھائیے :

(1) وقت کا پرندہ پرواز کرتا رہا۔

(2) زندگی کی لہر دوڑ گئی۔

(3) وقت کا پرندہ بھلا کہیں رُکتا ہے۔

4. عبارت میں مناسب رموزِ اوقاف لگائیے :

شیرنی نے خُدا کا شکر ادا کیا شکار اُس کے سامنے تھا اس نے بکری پر حملہ کرنا چاہا کہ شیر نے ڈپٹ کر کہا نہیں ایسا نہ کرنا شیر کی آواز سُن کر بکری اور شیر کے بچّے چونک پڑے

5. دیے گئے الفاظ کو اسمِ عام، اِسمِ خاص اور اِسمِ جمع میں درجہ بندی کر کے خانوں میں لکھیے :

ہندوستان ، فوج ، شاہد ، لڑکا ، گروہ ، نربدا ندی ، مُدرّس ، لشکر ، باغ

اسمِ عام	اِسمِ خاص	اِسمِ جمع
(1)	(1)	(1)
(2)	(2)	(2)
(3)	(3)	(3)

6. خاکہ پر سے کہانی لکھیے :

ایک اؤنٹ اور لومڑی کی دوستی ....اؤنٹ کا اپنی پیٹھ پر بٹھا کر لومڑی کو دریا پار کرانا ....لومڑی کا پیٹ بھر کھانا ....لومڑی کا اؤنٹ کو گنّے کی دعوت پر بُلانا ....اؤنٹ کا پیٹ بھرنے سے پہلے لومڑی کا چلّانا ....کسان کا آجانا ....اؤنٹ کو مارنا ....لومڑی کا فرار ہوجانا ....۔ نصیحت ....

سرگرمی

- پنچ تنتر کی کہانیوں کی کتاب حاصل کرکے، اجتماعی زندگی کے پروگرام میں کہانیاں پیش کیجیے۔
- مُدرّس کی مدد سے کہانیوں کے مزید خاکے دریافت کیجیے اور بذاتِ خود کہانیاں لکھیے۔
- کہانیوں کا رسالہ تیّار کیجیے۔

9

عِلم کے متوالے

پرانے زمانے میں عِلم حاصل کرنے کے لیے وہ سہولتیں نہیں تھیں جو آج ہیں، لیکن پھر بھی تمام مشکلات اور تکلیفوں کے باوجود علم کے متوالوں کو عِلم کا شوق تھا اور وہ صبر کے ساتھ علم حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے تھے۔ وہ علم کے لیے دور دراز کا سفر اختیار کرتے اور علم کے راستے میں آنے والے خطروں کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

کتاب الہند کے مصنّف علاّمہ البیرونی نے ۴۵ سال کی عمر میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ علاّمہ البیرونی نے ہندوستان کے علم اور یہاں کے رہنے والوں کے صحیح حالات جاننے کے لیے اور دنیا کو ان سے واقف کرانے کے لیے سنسکرت سیکھی اور اس زبان کی کتابیں پڑھیں۔ پھر ان کی محنت کا نتیجہ ''کتابُ الہند'' کی صورت میں سامنے آیا۔

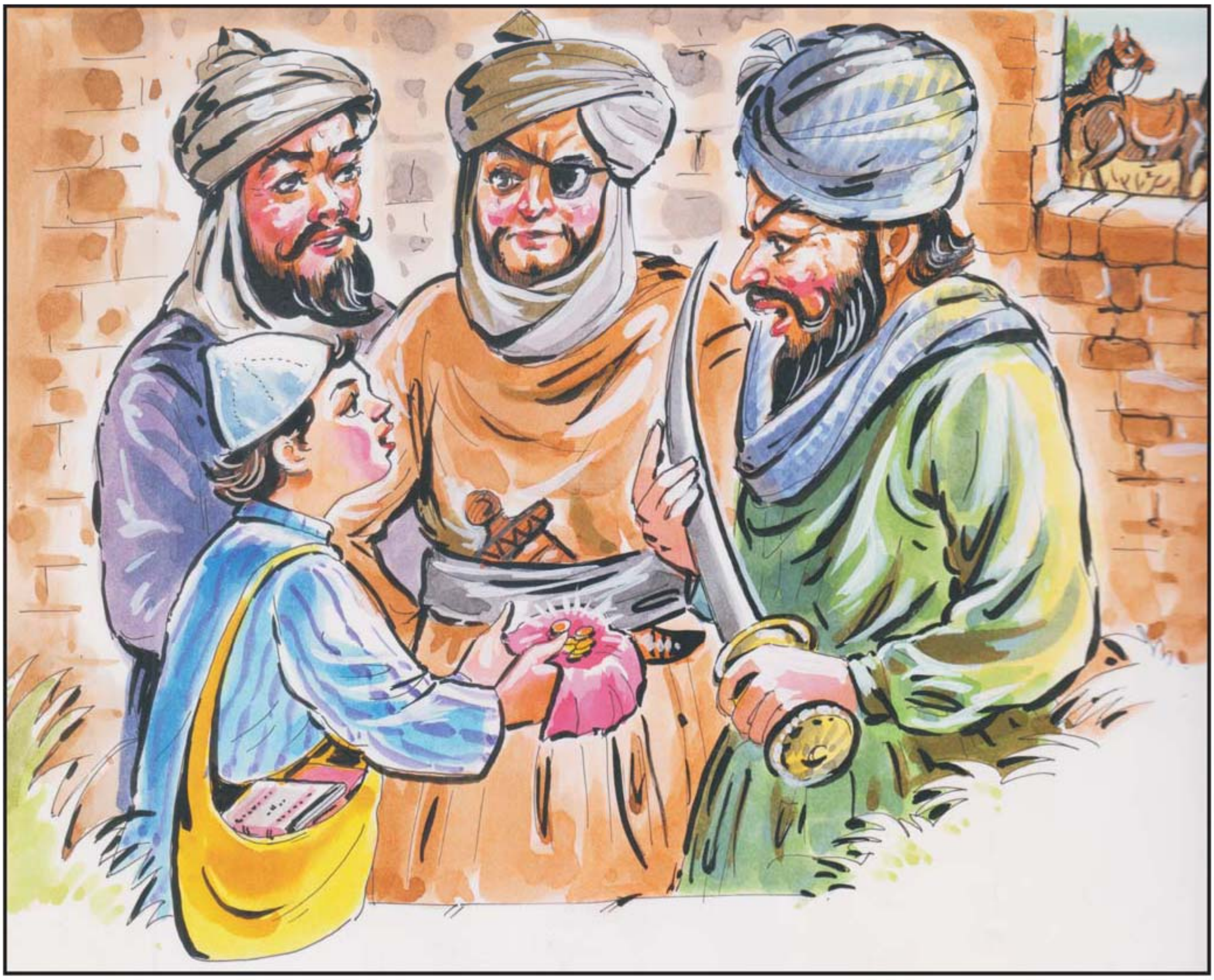

جب شہر شیراز برباد ہوگیا تو شیخ سعدی شیرازیؒ نے وہاں سے سفر کی ٹھانی۔ اپنا تمام مال واسباب فروخت کر کے اور کتابیں لے کر اللہ کے بھروسے پر چل کھڑے ہوئے۔ ابھی قافلے کے ساتھ تھوڑا ہی سفر کیا تھا کہ بیمار ہوگئے۔ مجبوراً ایک گاؤں میں رُک جانا پڑا۔ گاؤں والوں نے ان کی بڑی خدمت کی۔ گیارہ روز کے بعد صحّت یاب ہوئے تو گاؤں والوں نے کچھ دن اور رُک جانے پر اِصرار کیا، لیکن اُنہیں تو علم حاصل کرنے کا شوق کھینچے لیے جاتا تھا، لہٰذا ان کا شکریہ ادا کر کے آگے چل پڑے۔ اُن دِنوں شیراز کی حالت بہت خراب تھی۔ وہاں سے گزرنے والے قافلے لوٹ لیے جاتے تھے اور اکیلے مسافر کا منزل پر پہنچ جانا تو ناممکن تھا۔ ابھی دو کوس ہی گئے تھے کہ لٹیروں سے سامنا ہوگیا، لیکن ان کے پاس تو تھوڑے سے درہم اور کتابیں تھیں۔ شیخ سعدی نے ان لٹیروں سے کہا۔

''میں طالب علم ہوں اور علم حاصِل کرنے کے لیے جارہا ہوں۔ یہ بوجھ جو تم کو نظر آرہا ہے کتابوں کا ہے۔ البتّہ کچھ نقدی بھی میرے پاس ہے جو آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرسکتا ہوں، لیکن اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس سرمائے سے میرا ارادہ عِلم حاصل کرنے کا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ لوگ بھی اس رقم کو اپنے بچّوں کی تعلیم پر خرچ کریں۔'' اتنا کہہ کر تمام دِرہم ان کے آگے رکھ دیے۔

شیخ سعدیؒ کی باتوں کا ان لُٹیروں پر اتنا اثر ہوا کہ ان کی نگاہیں جُھک گئیں اور انہوں نے اِقرار کیا کہ وہ امیروں کے بچّے ہیں۔ بُری صحبت نے انہیں بگاڑ دیا تھا۔ اپنے ہی گھروں کا مال ودولت لٹا کر روزگار کی فکر میں لٹیرے بن گئے۔ پھر ان سب نے آئندہ بُرے کام سے توبہ کرلی۔ اس طرح ایک علم کے شیدائی کی باتوں کا اثر لٹیروں پر بھی ہوا۔

ایک اور بزرگ قاضی ابوبکر کے حالات میں لکھا ہے کہ انہیں شطرنج کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے اس کھیل میں اتنی مہارت حاصل کرلی تھی کہ شطرنجی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اس بُرے لَقَب سے اُنہیں بڑی چڑ ہوگئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے کسی خاص عِلم میں کمال حاصل کرنے کا ارادہ کیا تاکہ بدنامی کا داغ مِٹ جائے۔ پھر طِبّ میں وہ نام پیدا کیا کہ لوگ ابوبکر طبیب کے سامنے ابوبکر شطرنجی کو بھوُل گئے۔

حکیم ابونصر فارابی اپنے طالبِ علمی کے زمانے میں اِتنے غریب تھے کہ چراغ کے لیے تیل بھی نہیں خرید سکتے تھے۔ رات کو بازار میں جلنے والی قندیلوں سے کام چلاتے تھے اور ان کی روشنی میں مطالعہ کرتے تھے، مگر غریبی کے سامنے ہمّت نہ ہاری اور آخر دنیا میں شہرت پائی۔ ان کی ثابت قدمی دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔

مشہور عالِمِ حدیث حجاج بغدادی جب علم کی تلاش میں گھر سے نکلے تو سو روٹیاں باندھ لیں۔ اِن کے علاوہ چند کتابیں ان کا اثاثہ

تھیں۔ جب بھوک لگتی تھی تو دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھ کر روزانہ ایک روٹی پانی میں بھگو کر کھالیتے اور استاد سے پڑھتے تھے۔اس طرح علم حاصل کرنے کا شوق پورا کیا۔

امام بخاریؒ نے سولہ سال کی محنت کے بعد حدیث کی کتاب 'صحیح بخاری' مرتّب کی۔ ایک بار وہ طالب علمی کے زمانے میں سفر کررہے تھےتو مسلسل تین دن تک جنگل کی جڑی بوٹیوں پر گزارا کرتے رہے۔

الفاظ ومعانی

متوالے – شوقین **اِصرار کرنا** – ضد کرنا **شیدائی** – عاشق **شطرنج** – ایک کھیل کا نام **طِب** – ڈاکٹری **طبیب** – ڈاکٹر **قندیل** – فانوس **نقدی** – روپیہ **مہارت** – ہنرمندی **ثابت قدمی** – ارادے کی مضبوطی **عالِم حدیث** – حدیث کا علم جاننے والا **دریائے دجلہ** – عراق کی ایک ندی **جڑی بوٹیاں** – درخت کی جڑ، پھول اور پتّے جو دَوا کے کام آتے ہیں۔

محاورے

خاطر میں نہ لانا – پرواہ نہ کرنا۔ **ہمّت ہارنا** – حوصلہ نہ رہنا **چل کھڑے ہونا** – روانہ ہونا۔ **نگاہیں جھک جانا** – شرمندہ ہونا۔ **توبہ کرنا** – گناہ سے باز آنا۔ **چڑ ہونا** – نفرت ہونا۔ **عقل حیران رہ جانا** – تعجّب ہونا۔

زباندانی

(الف) دؤدھ، گیہوں، پانی، سونا، چاندی

اوپر لکھے ہوئے نام ایسی چیزوں کے ہیں جن کو گِن نہیں سکتے۔ ہم یوں نہیں کہہ سکتے کہ ایک سونا، یا دو گیہوں۔ یہ تمام نام قدرتی چیزوں کے ہیں۔ایسی قدرتی اشیاء جن کو گِن نہیں سکتے''اسمِ مادّہ'' کہلاتی ہیں۔

(ب) سُکھ، دُکھ، خوشی، آرام، نیند، کھٹائی، لڑکپن

اوپر لکھے ہوئے نام وہ ہیں جن سے کسی شخص یا چیز کی کوئی خاص حالت یا کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ ایسے ناموں کو''اسمِ کیفیت'' کہتے ہیں۔

مشق

جواب دیجیے :

(1) پُرانے زمانے میں عِلم حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا؟

(2) علّامہ البیرونی نے سنسکرت زبان کیوں سیکھی؟

(3) شیخ سعدیؒ کو اپنا وطن شیراز کیوں چھوڑنا پڑا؟

(4) لٹیروں پر شیخ سعدیؒ کی باتوں کا کیا اثر ہوا؟

(5) قاضی ابوبکر کس لقب سے مشہور ہوئے؟

خودآموزی

1. جواب دیجیے:

(1) قاضی ابونصر فارابی نے علم حاصل کرنے کے لیے کن مشکلات کا سامنا کیا؟

(2) حجاج بغدادی نے علم حاصل کرنے کا شوق کس طرح پُورا کیا؟

(3) امام بخاریؒ نے حدیث کی کونسی کتاب مرتب کی؟

(4) ''کتاب الہند'' کے مُصنّف کون ہیں؟

(5) شیخ سعدی نے لٹیروں سے کیا کہا؟

2. جواب لکھیے :

(1) سبق میں دیے گئے مصنفین اور ان کی تصنیفات کے نام لکھیے۔

(2) شیخ سعدی کے بارے میں مدرس کی مدد سے دس جملے لکھیے۔

(3) ''عِلم کی اہمیت'' کے بارے میں دس جملے لکھیے اور جماعت میں پیش کیجیے۔

3. محاورے کے معانی بتا کر جملے بنائیے:

(1) خاطر میں نہ لانا۔

(2) نگاہیں جھک جانا۔

(3) عقل حیران رہ جانا۔

4. اپنے شہر کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

5. سبق میں سے 'اسم خاص' تلاش کر کے لکھیے۔

6. ''میرا بچپن'' عنوان پر مختصر مضمون لکھیے۔

سرگرمی

- علم حاصل کرنے سے متعلق حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کا مشہور واقعہ اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔
- تعلیمی سرگرمی کیجیے۔ مثلاً اپنے محلّے کے چند 'اَن پڑھ' لوگوں کو تعلیم دیجیے۔
- مشہور قدیم وجدید عالموں کی تصویریں یکجا کر کے البم بنائیے۔

اعادہ - 2

.1 **مناسب جوڑیاں بنائیے:**

'ب'		'الف'	
(1)	عادلؔ اسیر دہلوی	(1)	حمد
(2)	ڈاکٹر خوشحال زیدی	(2)	برسات کی بہاریں
(3)	نظیرؔ اکبر آبادی	(3)	بھارت سے سب پیار کریں
(4)	اسماعیل میرٹھی	(4)	احسان فراموش

.2 **نیچے دیے ہوئے اشعار کن نظموں سے لیے گئے ہیں، نظم کا نام لکھیے:**

(1) بھید بھاؤ سے دور رہیں ہنسی خوشی مسرور رہیں

(2) تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا

(3) بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

.3 **[الف] متضاد الفاظ لکھیے:**

(1) گُل زار (2) غریب (3) نیک (4) اِقرار

[ب] محاوروں کے معانی بتا کر جملوں میں استعمال کیجیے:

(1) کمربستہ (2) آنسو بہانا (3) پھوٹ پھوٹ کر رونا

[ج] ہم معانی الفاظ لکھیے:

(1) داستان (2) محبت (3) ہُشیار (4) قافلہ

.4 درسی کتاب کے اسباق میں سے کوئی ایک عبارت اپنی بیاض میں خوش خط لکھیے۔

.5 درسی کتاب کی نظموں میں سے کسی ایک نظم کو باترنم اور حرکات وسکنات کے ساتھ پڑھیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔

.6 ''برسات کا موسم'' عنوان پر آٹھ-دس جملے لکھیے۔

.7 نیچے دیے ہوئے عنوانات پر پانچ-سات جملے لکھیے :

(1) میرا بچپن
(2) دریا کنارے کی سیر
(3) گاندھی جی
(4) ریلوے اسٹیشن کی ملاقات

.8 ذیل میں دیے گئے اسم کی اسم عام، اسم خاص اور اسم جمع میں درجہ بندی کیجیے:

(1) فوج
(2) درخت
(3) تاج محل
(4) ندی
(5) ہمالیہ
(6) شہر
(7) قطب مینار
(8) ریوڑ
(9) دہلی
(10) غول
(11) لڑکا
(12) جُھنڈ

اسم عام	اسم خاص	اسم جمع

.9 آپ کے پسندیدہ مقام کے بارے میں آٹھ-دس جملے لکھیے۔

.10 ذیل کے اشعار کی تشریح کیجیے:

(1) مٹی سے بیل بوٹے، کیا خوش نما اُگائے
پہنا کے سبز خلعت، ان کو جواں بنایا

(2) دیوالی اور عید منائیں
سب کو اپنے گلے لگائیں